OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾*Journal of Islamic Studies*﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:4, Issue: 2, Jul -Dec 2023
DOI:10.51665/al-duhaa.004.02.0230, PP: 51-68

قیادت کی اہلیت کا معیار احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Quality of Leadership the research review in the light of the hadiths of the Prophet ﷺ

Published:
20-12-2023
Accepted:
10-12-2023
Received:
15-11-2023

Dr. Attaullah
Assistant professor, Department of Islamic and Religious Studies, The University of Haripur
Email: attaullahumarzai@gmail.com

Khizar Hayat
Associate Professor of Islamic Studies, Govt; Post Graduate College Haripur
Email: khjadoon79@gmail.com

Muhammad Umair Khan
PhD Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra
Email: Umair9474@gmail.com

Abstract

An important pillar of the welfare and success of humanity is the mutual unity and agreement of people. For this reason, it is necessary to appoint one of the best and most talented individuals from among the group as its supervisor, responsible, fair and decisive, so that the collective goals of life can be achieved under his leadership and supervision. Decisions can be made through it in mutual matters and disputes. What should be the standard for leaders and leaders? Shariat Islam explains it in detail. Two of the most important sources of Islamic law before us are the Holy Qur'an and the hadiths of the Prophet. The article under consideration is related to the qualities of leadership and the quality of leadership in the light of the hadiths of the Prophet. In this paper, we will try to find out what are the qualities of a supervisor, ruler, responsible, and leader, which should be kept in mind to appoint a leader, and what are the explanations of the hadiths of the Prophet (peace be upon him) in this regard. From this research, it is clear that children and minors, stupid and weak-minded, women, non-Muslims, ignorant, immoral, heedless and weak do not have the ability to lead, they are not able to take over the running of the collective system while its In the competition, mature and wise, knowledgeable, pious and pious, sensitive and powerful Muslim men can be selected for leadership. Apart from this, one who avoids bribery and corruption, abides by the law, is gentle, gentle and fair are the attributes of the best leader. Therefore, it is recommended that an individual should be entrusted with the leadership and leadership portfolio keeping these qualities in mind so that the collective system of life can be run in a better way and an atmosphere of peace, harmony and unity can be established in the society.

Keywords: *State, leadership, Head, Justice, piety, Accountability.*

تمہید

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

إِذَا وُسِّدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ"

جب حکومت غیر اہل لوگوں کو سپرد کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔[1]

اس حدیث مبارک میں نااہل ونالائق لوگوں کے ہاتھوں، میں اقتدار وحکومت، قیادت وسربراہی کے چلے جانے کو قیامت کی علامت قرار دیا گیا ہے۔شارحین نے اس حدیث کی شرح میں سربراہی کے لیے نااہل لوگوں کی وضاحت کی ہے چنانچہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں: جن لوگوں میں امامت وولایت کی اہلیت نہیں پائی جاتی ان میں عورتیں، بچے، جاہل وفاسق، بخیل وبزدل اور غیر قریشی النسب شامل ہیں۔[2] علمائے امت نے اس روایت کی توضیح وتشریح جو بیان کی ہے اس کی روشنی میں اس حدیث سے اہلیت کے معیار کی جو صفات واضح ہوتی ہیں وہ یہ ہیں:

1۔ بلعت وعقلمندی:

عاقل وبالغ ہونا بھی حاکم وقائد کے لیے لازمی شرائط میں سے ہے چنانچہ امام الخیر بتی فرماتے ہیں: امامت کی لازمی شرائط میں سے آزاد مرد، عاقل، بالغ، صاحب علم، قوی القلب اور قریشی النسب ہونا ہیں۔[3] یہ بدیہی اور مسلم شدہ حقیقت ہے کہ نابالغ اور کم عقل یا بے وقوف اپنے ماتحت مختلف مزاج، مختلف ضروریات رکھنے والے لوگوں کی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا اور نہ ہی ان کے ساتھ یکساں رویہ رکھ سکتا ہے اور نہ ہی ان کے اموال کی حفاظت کرسکتا ہے چنانچہ بے وقوف وکم عقل لوگوں کو اموال حوالے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

"وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا"[4]

2۔ مسلمانیت:

یہ ایک بدیہی اور تسلیم شدہ بات ہے کہ مسلمانوں کے معاملات کسی کافر کے ہاتھ میں نہیں دیے جاسکتے۔اسلامی تعلیمات میں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں جس کی بناء پر کہا جاسکے کہ کوئی غیر مسلم وکافر مسلمانوں کا امین بن سکتا ہے چنانچہ امام نووی فرماتے ہیں: قاضی عیاض کہتے ہیں کہ علماء کا اجماع ہے کہ امامت کافر کے لیے منعقد نہیں ہوسکتی اور اگر حاکم پر کبھی کفر ظاہر ہو تو وہ معزول کیا جائے گا۔[5] اس کی تائید امیر کے خلاف خروج سے ممانعت والی اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو ایسے حکام وآئمہ کی خبر دی جن میں اچھے اور برے اعمال کا ظہور ہوگا اور وہ رعایا کے حقوق کا ضائع کریں گے، ظلم کریں گے، اس بیان پر صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم ان کے خلاف جنگ نہ کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا: **لَا، مَا صَلَّوْا**، نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں۔[6] ایک دوسری روایت کے مطابق نبی ﷺ نے اس وقت تک حکام کی اطاعت کرنے اور ان سے لڑائی جھگڑا نہ کرنے کا حکم دیا کہ جب تک ان سے صراحت کے ساتھ کفر ظاہر نہ ہو جائے اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا، عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ ان میں صریح کفر نہ دیکھو لو اور ان کے کفر پر تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہو۔[7]

3۔ مردانگی ورجولیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً" وہ قوم کبھی بھی کامیاب نہ ہوگی جو اپنے معاملات عورت کو

سپرد کردے۔[8]

اس روایت کے مطابق اجتماعی معاملات عورت کی نگرانی وسرپرستی میں دینا قوم کی تباہی وبربادی ہے، ناکامی ونامرادی کا سبب عورت کے ہاتھ میں اجتماعی معاملات سپرد کرنے کو قرار دیا گیا ہے۔ علمائے امت اور شارحین نے اس حدیث کی وضاحت میں عورت کو کئی اہم ترین مناصب کے لیے نقص عقل ورائے کی وجہ سے نااہل قرار دیا ہے چنانچہ امام ابن جوزی فرماتے ہیں :فلاح سے مراد کامیابی ہے یہاں تدبیر مقصود ہےاور تدبیر رائے کے کمال کی محتاج ہے جبکہ عورت میں نقص رائے تدبیر میں مانع ہےاور اس حدیث میں دلیل ہے کہ عورت امارت ، قضاء اور عقد نکاح کی ولایت نہیں کر سکتی۔[9]

ریاستی امور ایک امانت ہے جس کو چلانے کے لیے عقلمندی ،ذہانت ،ہوشیاری ودیانت کی ضرورت ہے اور حکومتی معاملات کے لیے مردوں میں بیٹھنا اور ان سے مشاورت کرنا اور محاذ جنگ پر نکلنا ایسے امور ہیں جو عورت شرعی طور پر نہیں کرسکتی اور نہ ہی عورت میں اتنی استعداد ہے کہ وہ یہ سارے کام چلاسکے اس لیے ضروری ہے کہ حاکم مرد ہو جو ریاستی امور جیسے مشکل ودقیق مسائل کو حل کرسکے اور ملک وملت کے تحفظ کے لیے بنفس نفیس سرحدوں اور محاذ جنگ پر جاسکے۔ چنانچہ امام بغوی فرماتے ہیں: کہ علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ عورت امامت وقضاکے منصب کو اختیار کرنے کے قابل نہیں کیونکہ امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ جہاد اور لوگوں کی مشکلات حل کرنے کے لیے گھر سے نکلے اور قاضی پر لازم ہے کہ لوگوں کے تنازعات حل کرنے کے لیے لوگوں کے درمیان آئے جبکہ عورت فطری وتکوینی طور پر کمزور ہے بہت سارے کام اس کی طاقت ووسعت سے باہر ہیں، جس طرح پہلے کہا جاچکا ہے کہ عورت عقل کے اعتبار سے ناقص ہے جبکہ امامت وقضاکے لیے کمال عقل مندی وہوشیاری کی ضرورت ہے لھٰذا اس منصب کے لیے صرف وہی مرد قابل ومناسب ہیں جو عقل کی کسوٹی پر پورا اترتے ہیں۔[10] ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں: وَلَا تَصلُحُ لِلْإِمَامَةِ الْعُظْمَى، وَلَا لِتَوْلِيَةِ الْبُلْدَانِ------ وَلَوْ جازَ ذَلِكَ لَمْ يَخْلُ مِنْهُ جَمِيعُ الزَّمَانِ غَالِبًا۔ عورت امامت کبریٰ اور شہروں کی ولایت کے لیے قابل ومناسب نہیں ،اس بارے میں نہ رسول اللہ ﷺ نہ خلفائے راشدین اور نہ ان کے بعد دیگر امراء نے کبھی عورت کو منصب قضا پر فائز کیا اور نہ ہی کسی ریاست کی گورنری کے لیے مقرر کیا، اگر یہ بات جائز ہوتی تو اسلامی خلافت کا کوئی بھی زمانہ عورتوں کی فعال جماعت سے خالی نہ ہوتا۔[11]

4۔ منصب کا حریص نہ ہو

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّا لاَ نُوَلِّي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ، وَلاَ مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ،، ہم اس شخص کو یہ منصب نہیں دیتے جو اسے طلب کرے اور اس کا حریص ہو۔[12]

قیادت وسربراہی ،حاکمیت،امارت کا منصب ایک اہم ترین ذمہ داری ہے قائد وسربراہ کے ماتحت مختلف افراد ،ان کو لے کر چلنا،ان کے درمیان نظم وضبط قائم کرنا اور ان کے حقوق ذمہ داری ہوتی ہے اور اس بارے میں روز قیامت حساب دینا ہوگا اس لیے شریعت نے ایک مسلمہ اصول دیا ہے کہ امارت کے طالب کو امارت نہیں تفویض کی جائیگی اس لیے ایک مسلمان کو ہمیشہ اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اس کے کندھوں پر کوئی ایسا بار گراں نہ پڑ جائے جس کا حساب دینا بارگاہ خداوندی میں مشکل ہو

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو بھی اس ذمہ داری کو لینے سے منع کرتے ہوئے فرماتے،،لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ،، کبھی دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا والی بننا۔[13]

اس روایت کے دوسرے طریق میں اس کی وجہ بھی بیان فرمادی کہ ،،وَإِنَّهَا أَمَانَةُ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ،، یہ حکومت ایک امانت ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی وندامت کا باعث ہے۔[14] رسول اللہ ﷺ منصب کے طلب گار وحریص کو منصب نہیں سونپتے تھے جیسا کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے قبیلے کے دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں حکومت کا کوئی منصب دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ[15]۔ طلب وحرص امارت سے منع کرنے کی وجہ رسول اللہ ﷺ یہ بیان فرمائی ہے: لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا،، امارت طلب نہ کرنا، اگر تمہاری طلب پر تمہیں امارت مل گئی تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں تمہاری طلب کے بغیر امارت ملی تو تمہاری مدد کی جائے گی۔[16] امام نووی فرماتے ہیں: اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ جس نے امارت طلب کی اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کام سے اس کے لیے کفایت ہوگی اس لیے مناسب یہی ہے کہ وہ والی نہ بنے۔[17]

امام شوکانی فرماتے ہیں کہ علماء فرماتے ہیں کہ طالب وحریص امارت کو والی بنانے سے منع کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اس کے ساتھ مدد نہیں ہوتی اور جس کے ساتھ مدد نہ ہو وہ کفو ہی نہیں اور غیر کفو کو ولی نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ اس میں تہمت ہے۔[18] امام ابن بطال فرماتے ہیں کہ مہلب کا قول ہے: لوگوں کی امارت کے معاملے میں حرص ظاہر کو دیکھ کر ہے حالانکہ جو لوگ حرص امارت کے ساتھ امارت قائم کرتے ہیں وہ اس کے حصول کے لیے لوگوں کا خون بہاتے ہیں، ان کے حرم کو مباح سمجھتے ہیں، جب امارت حاصل کر لیتے ہیں تو اس کی لذات کے لیے زمین میں فساد کرتے ہیں پھر ان کی طمع برائی کی ہے اور ان کا حال برا ہے کیونکہ طلب امارت دو حال سے خالی نہیں یا تو طالب اس کے لیے قتل یا معزول ہوگا اور اسے دنیا کی ذلت اٹھانی پڑے گی یا اس کی اس پر موت ہوگی اور آخرت میں اس سے اس بارے پوچھا جائے گا پھر اسے ندامت اٹھانی پڑے گی۔[19]

مفتی تقی عثمانی فرماتے ہیں کہ حوالے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ عہدے خود کوشش کرکے حاصل کرے اور اس کے لیے لوگوں کو سفارشی بنائے تو اس سے گویا کہا جاتا ہے تم جانو اور تمہاری حکومت جانے ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں ہوگی۔ جس شخص کا اس بات پر ایمان ہو کہ اللہ کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا اس کے لیے یہ سخت وعید ہے۔[20] طالب وحریص عہدہ کے برعکس وہ شخص جو اس سے بچتا ہے اسے بہترین انسان قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ،، تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ،، تم بہترین آدمی ان لوگوں کو پاؤگے جو امیر بننے کو ناپسند کرتے رہیں الا یہ کہ وہ اس میں مبتلا کر دیے جائیں۔[21]

5۔احساس ذمہ داری

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ

رَاعٍ------------ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ،، خبردار تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم میں سے ہر کسی سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امیر لوگوں پر نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے پوچھا جائے گا، مرد اپنے اہل وعیال پر نگران ہے اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے اس سے پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس مال کے بارے پوچھا جائے گا، خبردار تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے پوچھا جائے گا۔[22]

اس روایت کے مطابق ہر انسان کو ذمہ دار، نگران و راعی قرار دیا گیا ہے۔ اس میں جو راعی کے جو الفاظ ہیں اس کی وضاحت محدثین اور شارحین نے ان ہی الفاظ میں کی ہے جیسے امام خطابی فرماتے ہیں: معنى الراعي ههنا الحافظ المؤتمن على ما يليه---- أنهم مسؤولون عنه ومؤاخذون به،، یہاں راعی کے معنی حفاظت کرنے والا، امین ہیں اس چیز پر جو اس کے ماتحت ہے رسول اللہ ﷺ بطور نصیحت لوگوں کو حکم کرتے ہیں اس کام کا جس میں نرمی کرنا ہے اور آپ ﷺ ان کو خیانت کرنے سے ڈراتے ہیں ان کاموں میں جو انہیں سپرد کیے گئے ہیں یا جو انہوں نے ضائع کردیے ہیں اور آپ نے خبر دی ہے کہ ان کاموں کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا اور اس پر ان کا مواخذہ کیا جائے گا۔[23]

امام عینی فرماتے ہیں: الرعية كل من شمله حفظ الراعي ونظره------- هي ولاية أمور الرعية وإقامة حقوقهم،، رعیت میں ہر وہ چیز شامل ہے جو راعی کی حفاظت اور نظر میں ہے اور رعایت اصل میں کسی چیز کی حفاظت، اس میں مختلف طرح سے اچھا معاملہ کرنا ہے تو امام کی رعایت رعیت کے امور کی نگرانی اور ان کے حقوق قائم کرنا ہے۔[24] اس فرمان نبوی ﷺ کے مطابق ہر شخص کسی نہ کسی درجہ میں اپنی اپنی ذمہ داریوں کا پابند ہے اور ان ذمہ داریوں کو تب تک پورا کرنا ممکن نہیں جب تک ذمہ داری کا احساس پیدا نہ ہو، جب تک ذمہ دار کو معلوم نہ ہو کہ وہ کیا ہے کہ کس منصب پر ہے یعنی اس کا اپنی ذات کو پہنچاننا ضروری ہے چنانچہ خلفائے راشدین کا طرز عمل یہی تھا کہ وہ ہر وقت اس ذمہ داری کو پورا نہ کرسکنے کے خوف اور فکر میں مبتلا رہتے تھے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ ہے کہ اگر فرات کے کنارے کتا بھی بھوکا مرگیا تو اس کا بھی عمر سے حساب ہوگا۔

6۔ عدالت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا،، بیشک عدل وانصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں میں سے ایک منبر پر اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب ہوں گے اور اللہ کے دونوں دائیں ہاتھ ہیں یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل وعیال میں عدل وانصاف کرتے ہوں گے۔[25]

عدل اور عدالت ظلم وعدوان کا متضاد ہے لغوی طور پر عدل استقامت اور میانہ روی کو کہا جاتا ہے جبکہ اصطلاح شرع میں حق کے راستے پر استقامت اختیار کرنا اور ہر وہ کام جس سے دین میں ممانعت کی گئی ہے اس سے بچنے کو عدل اور عدالت کہا جاتا ہے۔[26] لغوی طور پر عدالت استقامت اور شرعی طور پر حق کے راستے ہیں بایں طور استقامت اختیار کرنا کہ دین میں جن

چیزیں سے منع کیا گیا ہے، اس سے پرہیز کی جائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عدالت ایسی صفت ہے جو ہر اس چیز کی مراعات سے بچنے کو واجب کرتی ہے جو ظاہری طور پر مروت میں حائل ہوتی ہیں۔[27]

امام نووی فرماتے ہیں: یہ فضیلت اس شخص کے لیے ہے جس کو خلافت، امارت، قضا، احتساب کا منصب سونپا گیا ہو یا یتیم، صدقہ و وقف کا نگران تو اس میں عدل کرے اور اپنے اہل عیال کے جو حقوق اس پر لازم ہیں ان میں عدل کرے۔[28]

امام قسطلانی فرماتے ہیں: امام عادل وہ شخص ہے جو اوامر الٰہی کی اتباع کرے اور ہر چیز کو اس کی موضوع جگہ پر رکھے نہ اس میں افراط کرے اور نہ تفریط، اور جس شخص کو مسلمانوں کے امور میں سے کسی کام کا والی بنایا گیا ہے تو اس میں اس نے عدل کیا۔[29]

امام الخیر بیتی فرماتے ہیں: فتاویٰ المنیۃ میں مذکور ہے کہ امامت، امارت اور قضاء میں عدالت ترجیحی شرط ہے۔[30]

7۔ شفقت و مہربانی اور رحم دلی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللهُمَّ، مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ، ، اے اللہ جو میری امت کے کسی معاملے کا والی بنا پھر اس نے ان پر سختی کی تو تو بھی اس پر سختی کر، اور جو میری امت میں کسی معاملے کا والی بنا پھر اس نے ان سے نرمی کا معاملہ کیا تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرما۔[31]

علامہ کحلانی فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ والی و حاکم پر واجب ہے کہ وہ رعایا کے کاموں میں آسانیاں پیدا کرے، رعایا کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، ان کے معاملات میں میں عفو و درگزر سے کام لے، ان کے حق میں عظیمت کے مقابلے رخصت کو ترجیح دے تاکہ ان پر کوئی مشقت نہ پڑے اور رعایا کے ساتھ اسی طرح پیش آئے جس طرح اللہ تعالیٰ نے رعایا کے ساتھ سلوک کو واجب قرار دیا ہے۔[32]

امام شیزری شافعی فرماتے ہیں: أَن الرِّفْق من أفضل أَوْصَاف الْملك وَأحمد خلائقه فِي التَّدْبِير------- وَإِن غلبت لم يحصل بغلبها افتخار، نرمی کرنا بادشاہ کے بہترین اوصاف اور نیک اخلاق میں سے ہے کیونکہ بادشاہ نرمی کی وجہ سے اتنا مال جمع کر سکتا جتنا سختی سے جمع نہیں کر سکتا کیونکہ جب رعایا کے ساتھ نرمی کا رویہ رکھا جائے گا تو ان کا بغض و حسد ختم ہو جائے گا اور وہ تابعدار بن جائیں گے اس کے برعکس جب رعایا پر سختی کی جائے اور جس چیز کو چھپانے کی ضرورت ہے اسے ظاہر کر دیا جائے اور وہ کام کیا جائے جس سے منع کیا گیا تو اگر وہ پھر غالب آجائیں تو یہ غالب آنا ان کے لیے ہلاکت ہو گی اور اگر وہ مغلوب ہو جائیں تو رعایا پر غلبہ باعث افتخار نہیں ہو گا۔[33]

اس حدیث کے مضمون کی مزید تشریح ان احادیث سے بھی ہوتی ہے

1۔ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ "اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔[34]

2۔ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَمْ يُنْزَعْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ" تم پر نرمی کرنا لازم ہے کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے وہ خوبصورت ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکل جائے وہ چیز معیوب ہو جاتی ہے۔[35]

3-مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ" جو نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے محروم کیا گیا۔[36]

حاکم کو نرمی کرنے والا ہونا چاہیے ،جب حاکم نرمی کرنے والا ہوگا تو عدل قائم کرنے میں آسانی پیدا ہوگی۔نرمی کرنے والے حاکم سے لوگ مانوس ہونگے ،رعایا بغیر ہچکچاہٹ وخوف اپنی حاجات بیان کرے گی۔رعایا کے دلوں میں حاکم کے لیے انسیت پیدا ہوگی۔

8۔امانت داری

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ،،جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے رعایا کی ذمہ داری سونپی اور وہ اس حال میں مرا کہ اس نے رعیت کے ساتھ دھوکہ کرنے والا تھا تو اس پر جنت حرام ہے۔[37]

علامہ مناوی اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: جس شخص کو رعایا کی رعایت کا کام سونپا گیا یعنی جس کو مسلمانوں کے دینی ودنیاوی مصالح کے لیے امام بنایا گیا اور اس کے ہاتھ میں رعایا کے امور کی لگام دی گئی تو وہ نگران وذمہ دار ہے اور اس کو رعایا کی مصالح اور امور پر حافظ اور امین بنایا گیا ہے لیکن اگر اس نے خیانت کی تو اس کی روح کے قفس عنصری سے پرواز کرنے کے وقت سے پہلے اگر اس نے توبہ نہیں کی تھی تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔[38]

الصنہاجی فرماتے ہیں: رعایا کی رعایت یہ ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے،جس چیز کے وہ محتاج ہیں ان کو عطا کی جائے،جس چیز سے انہیں اذیت پہنچتی ہے یا ان کے لیے وہ بے فائدہ ہے اسے دور کیا جائے،ان کے دشمن سے ان کو بچایا جائے۔اور ہر وہ شخص جس کے اختیار میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق دی ہے اس کے لیے لازم ہے کہ ان امور کی رعایت کرے اس سے اللہ کے ہاں ان چیزوں کے بارے پوچھا جائے گا،اور جو والی وحاکم ان رعایات میں کمی کرے گا تو وہ رعایا کے ساتھ خیانت ودھوکہ کرنے والا ہے اور خیانت ودھوکہ کبیرہ گناہ ہیں،کبیرہ گناہ پر جہنم کی وعید ہے۔[39]

ہر وہ چیز جس پر کسی کو نگران وذمہ دار بنایا جائے امانت کہلاتی ہے جیسے اموال، عزت وآبرو اور راز وغیرہ[40] امانت جس کے سپرد کی جاتی ہے یا جس کی نگرانی میں کوئی کام سونپا جاتا ہے وہ اس کا امین ہوتا ہے۔اسلامی ریاست کے امیر پر بہت بھاری ذمہ داری ہے اس لیے اس کا امین ہونا انتہائی ضروری ہے کیونکہ خیانت کرنا منافق کی نشانی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے" وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ "کہ اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔[41] اسلامی ریاست کا حاکم منافق ہوگا تو رعایا کی حفاظت یا ریاست کے دینی مقاصد کی تکمیل نہیں ہو پائے گی اسی لیے امیر کا امین ہونا ضروری ہے۔

9۔خیر خواہی وبھلائی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ[42]

محمد امین علوی کہتے ہیں: وہ تمام امراء ولاۃ جنہیں مسلمانوں کے دنیا ودین کے معاملات سپرد کیے گئے ہیں اور انہیں حکم کا اختیار دیا گیا ہے اگر وہ رعایا کی دینی ودنیاوی مصالح کے لیے جدوجہد نہ کریں یا ان کے خیر خواہ نہ رہیں جبکہ خیر خواہی منصوح لہ

کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے،، تو وہ لوگوں کے ساتھ جنت مین بالکل جنت میں داخل نہیں ہوگا اگر وہ اسے حلال سمجھتا ہے۔[43]

رعایا کی بھلائی وخیر خواہی کے کام امیر سے سرانجام پائیں گے تو اس کی ریاست بغاوتوں اور فتنوں سے محفوظ رہے گی ،رعایا کا امیر کو تعاون حاصل ہوگا کیونکہ رعایا کی بھلائی چاہنے سے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوگی لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو لوگوں کے دلوں میں امیر سے محبت کے بجائے نفرت کے جذبات پیدا ہونگے ،امیر کے خلاف پروپیگنڈے ہوں گے ،لوگ امیر کو معزول کرنے کے لیے تدبیریں کریں گے جس کی وجہ سے ریاست کا نظام مستحکم ہونے کے بجائے متزلزل ہو جائے گا اور بیرونی طاقتوں کے حملوں کے خطرات پیدا ہو جائیں گے ،ملک میں خوشحالی وبدحالی پھیل جائے گی اللہ تعالیٰ کی مدد رک جائے گی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دون ذوي الحاجة والخلة والمسكنة أغلق الله أبواب السموات دون حاجته وخلته ومسكنته،،ایک روایت میں،،أَيُّمَا وَالٍ، أَوْ قَاضٍ،،[44] کے الفاظ مروی ہیں۔جس شخص کو والی یا قاضی بنایا گیا اور اس نے حاجت مندوں ،مساکین کے لیے دروازے بند کر دیے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر آسمان کے دروازے بند کر دے گا۔[45]

عمر فاروقؓ فرماتے ہیں: إن الراعي مسؤول عن رعيته، فلابد له أن يتعهد رعيته بكل ما ينفعهم الله به ويقربه إليه فإن من ابتلى بالرعية فقد ابتلى بأمر عظيم،،حاکم اپنی رعایا کے بارے میں مسئول ہے تو ضروری ہے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ ایسے وعدے کرے جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے منافع رکھے ہوئے ہیں اور ان کاموں سے وہ اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے کیونکہ جسے رعایا کے ساتھ آزمایا گیا تو وہ بڑی آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے۔[46]

مسلمانوں کا امیر وامام رعایا کی بھلائی وخیر خواہی چاہنے والا ہونا چاہیے کیونکہ اس پر اتنی بھاری ذمہ داری اسی لیے ڈالی گئی ہے کہ وہ رعایا کو خوشحال کرے ،رعایا کی بھلائی کے جو بھی کام ہیں وہ امیر کے ذمہ لازم ہیں۔اگر امیر رعایا کی پرواہ نہیں کرے گا یا رعایا کی فلاح وبہبود کا سامان مہیا نہیں کرے گا اور رعایا کی خیر خواہی کے لیے کوشش نہیں کرے گا تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا جیسا کہ اوپر حدیث اور اس کی توضیحات میں گزر چکا ہے۔

10۔ محتسب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ،، مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر یہ حق لازم نہ ہو کہ وہ اپنی امت کے لیے جس کو اچھا سمجھے اس کی طرف اپنی امت کی رہنمائی نہ کرے اور ہر اس چیز سے نہ ڈرائے جسے وہ اپنی امت کے لیے برا سمجھے ۔[47]

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ کام جو خیر اور بھلائی کا ہو ،نیکی کا ہو ،اس کی اشاعت کرنا اور ہر وہ کام جو شر ہو یا جس سے شر کے پیدا ہونے کا خدشہ ہو اس کا روکنا انبیا کے فرائض میں شامل تھا اور اس لحاظ سے تمام انبیا محتسب کے فرائض انجام دیتے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ بذات خود احتساب کرتے تھے۔رسول اللہ ﷺ کے خلفا کا بھی یہی معمول رہا۔اس لیے مسلمان امیر کو نہ صرف احتساب کے کام کو چلانا چاہیے ،ادارہ تشکیل دینا چاہیے بلکہ امیر کو خود بھی محتسب اعلیٰ ہونا چاہیے کیونکہ امیر کی زندگی جیسی ہوگی اس کے ماتحت عملہ بھی اسی طرح کا رویہ رکھے گا اور احتساب کا عمل شفاف بنے گا۔

احتساب ایک دینی فریضہ ہے کہ جب نیکی کو چھوڑا جائے تو اس کو بجالانے کا حکم دیا جائے اور اگر برائی ظاہر ہو جائے تو اسے روکا جائے۔[48]

11۔ قانون کی پاسداری

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ كَانُوا قَبْلَكُمْ أَنَّ الشَّرِيفَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمْ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ حَدُّوهُ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا، ،بیشک تم سے پہلے لوگ اس لیے تباہ ہوئے کہ جب ان میں کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے۔اللہ کی قسم !اگر فاطمہ بن محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔[49]

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، بنو مخزوم نے سزا سے بچنے کے لیے اسامہ بن زید سے سفارش کروائی ، نبی علیہ السلام نے خطبہ دیا جس میں یہ مذکورہ الفاظ تھے۔رسول اللہ ﷺ بذات خود قانون کی پاسداری فرماتے تھے ، قانون کی نظر میں سب کو برابر سمجھتے تھے جیسا کہ اوپر روایت میں بیان ہوا۔یہی طرز عمل آپ ﷺ کے گورنروں ،عاملوں اور آپ کے بعد خلفائے راشدین کا تھا۔ایک روایت میں ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبلؓ کا مرتد پر سزا کے نفاذ کے حوالے سے مکالمہ بھی موجود ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب ابو موسیٰ اشعریؓ اور معاذ بن جبلؓ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا گیا تو ان کے سامنے ایک یہودی کو لایا گیا جو اسلام لانے کے بعد پھر یہودی بن گیا تھا یعنی مرتد ہو گیا تھا تو معاذ بن جبلؓ نے اس پر حد ارتداد نافذ کرتے ہوئے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کو نافذ نہ کر دوں۔

12۔رشوت خوری سے محفوظ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي»[50] رشوت لینے اور دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

رشوت ایسی معاشرتی برائی ہے کہ اس سے سارا معاشرہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور ریاستی امور میں اگر رشوت کے ذریعے معاملات طے ہوں تو اس کی وجہ سے نااہل لوگ کلیدی عہدوں پر فائز ہوں ہونگے جس کی بدولت کمزور و ناتواں طبقہ وسائل سے محروم ہو جائے گا اور ملک میں معاشی بحران پیدا ہوگا۔رشوت خور اپنے ذاتی نفع کی خاطر اجتماعی و ریاستی سالمیت کو داو پر لگا دیں گے اسی لیے حکام و امراء کے ضروری ہے کہ وہ رشوت خور نہ ہوں بلکہ رشوت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت کے شائبے کی وجہ سے ابن الاتبیہؓ کے ہدیہ لینے کی وجہ سے ان کا احتساب کرتے ہوئے فرمایا:أَفَلاَ قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ، فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لاَ؟[51] کیونکہ وہ سرکاری کام پر مامور تھے اس وقت ان کو ہدیہ دیا گیا۔ایک دوسرے مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَحَدًا مُحَابَاةً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلا عَدْلًا حَتَّى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ "جس شخص کو مسلمانوں کا امیر بنایا گیا پھر اس نے کوئی عہدہ کسی شخص کو محض رعایت کی مد میں دے دیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ ہی نفل یہاں تک کہ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔[52] تو جس کام کے کرنے والے پر اللہ اور اس کا رسول لعنت بھیجیں اس کا مرتکب کیسے امن وعافیت پا سکتا ہے اور اس کی ریاست کو کیسے استحکام مل سکتا ہے اس لیے ضروری ہے امیر نہ رشوت خور ہو اور نہ ہی رشوت دینے والا ہو بلکہ امیر کے لیے لازم ہے کہ وہ شائبہ رشوت سے بھی بچتا ہو۔دوسری بات یہ بھی ہے کہ ایسا شخص جو لعنت کا مستحق ٹھہر کر جہنم میں جانے والا ہو وہ مسلمانوں کو کیسے جہنم سے بچانے کی کوشش کرے گا اور رعایا کی دینی مصالح کیسے محفوظ رہ سکیں گے اس لیے امیر کے لیے ضروری ہے وہ رشوت سے بچنے والا ہو اور رشوت خور لوگوں کا محاسبہ کرنے والا ہو۔

13۔ تقویٰ اور خوف خدا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ، كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ "اگر وہ اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل کرے تو اس کے لیے اجر ہے۔[53] تو تقویٰ کا حکم کرنا تب ہی موثر ہوگا جب وہ خود اس اعلیٰ ترین صفت سے متصف ہوگا۔ لغوی طور تقویٰ نفس کو ایسی چیز سے بچانا جس کا خوف ہو[54] یعنی بچنا اور ڈرنا جبکہ شرعی اصطلاح میں اس کا مفہوم بہت وسیع ہے ۔اپنے آپ کو ایسے امور کے کرنے اور چھوڑنے سے بچانا جن کے کرنے یا چھوڑنے سے اللہ تعالیٰ کی سزا واجب ہوتی ہے اس کے دو درجے ہیں اطاعت میں اخلاص پیدا کیا جائے اور معصیت کو چھوڑ دے اور اس سے بچتا رہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

شریعت کے آداب کی حفاظت تقویٰ ہے اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر وہ کام چھوڑ دے یا اس سے بچتا رہے جو اللہ تعالیٰ سے دور کردے اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قول وعمل سے اطاعت کرنا تقویٰ ہے۔[55]

مسلمان حاکم ، منصب دار، یا کلیدی عہدہ پر فائز شخص میں تقویٰ کی صفت انتہائی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ تقویٰ ہی تمام اعمال صالحہ کی اساس ہے جب حاکم متقی ہوگا تو رعایا میں ایسے ہی اوصاف پیدا ہونگے ۔ معاشرہ وریاستی ادارے صلاح وفلاح سے بھرپور بنے گا۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "فإن العبد إذا عمل بطاعة الله أحبه الله-----وَإِذَا أَبْغَضَهُ اللهُ بَغَّضَهُ إِلَى خَلْقِهِ "جب بندہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور جو اللہ کا محبوب بن جائے اللہ اسے مخلوق کا بھی محبوب بنادیتے ہیں لیکن جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ قابل نفرت ہوجاتا ہے اور جو اللہ کی نظر میں قابل نفرت ہو اللہ اسے مخلوق کے سامنے بھی قابل نفرت بنادیتے ہیں۔[56]

قلقشندی فرماتے ہیں: فَلَا تَنْعَقِد إِمَامَة الْفَاسِق-----فكيف ينظر في مصلحة غيره "فاسق کی امامت منعقد نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنی شہوات کے تابع ہوتا ہے اور اس کی شہوت اس کو ایسی خواہش کے پیچھے لگا دیتی ہے جس کے لیے محظورات کا ارتکاب کرتا ہے اور منکرات کا اقدام کرتا ہے کیونکہ امام سے مراد وہ شخص ہے جو مسلمانوں کے معاملات کی نگرانی کرے جبکہ فاسق تو اپنے دینی معاملے کو نہیں دیکھتا تو وہ دوسرے کی مصلحت کو کیسے دیکھے گا۔[57] تو متقی انسان سے بہتر کون ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنے والا ہوگا اور پوری ملت کیونکر اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی مرتکب ہوسکتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ امیر متقی ہو۔

14۔طاقت وقوت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: المؤمن القوي خير وأحب إلى الله من المؤمن الضعيف،،طاقت ور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔[58]

امیر کو مضبوط اعصاب کا مالک ہونا چاہیے کیونکہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ رعایا کی حفاظت کرے اور اس کے ساتھ رعایا اور افواج جنگ لڑتی ہے اگر امیر کمزور ہو اور وہ رعایا کی حفاظت نہ کرسکے یا حفاظت کرنے کے قابل نہ ہو تو سارا نظام درہم

برہم ہو جائے گا اور دشمن غالب آجائے گا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے امام وامیر کو ڈھال قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ، يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ، وَيُتَّقَى بِهِ،، امام ڈھال ہے اس کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعے امان دی جاتی ہے۔[59]

امام نووی فرماتے ہیں: یہاں قوت سے مراد عزیمۃ النفس اور آخرت کے امور میں سخت ہونا ہے، تو اگر کوئی اس وصف سے متصف ہو تو وہ کفار پر جہاد کے معاملے میں اقدام کرے گا، کفار کے خلاف جہاد میں نکلنے میں چستی سے کام لے گا، ہر حال میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور مصائب پر صبر میں عزیمت پر سختی سے عمل پیرا رہے گا۔[60]

ابو عبدالرحمٰن التمیمی کہتے ہیں اعمال میں قوت مستحب ہے کیونکہ اس میں جو قوت سے فوائد وثمرات حاصل ہوتے ہیں وہ ضعف سے حاصل نہیں ہوتے کیونکہ ضعف سے ضعف اور قلّت ہی پیدا ہو گی۔[61]

نتائج وحاصل کلام:

احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی شخص کو قیادت سونپتے وقت، امیر سربراہ، امیر وحاکم بناتے وقت درج ذیل اوصاف کا خیال رکھا جائے تو اجتماعی معاملات، تنظیمی نظم ونسق کو بہترین بنایا جاسکتا ہے اور معاشرتی، اجتماعی، سیاسی وتنظیمی خامیوں کو دور کیا جاسکتا ہے۔

1. قائد وسربراہ کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے بالغ وعاقل ہو کیونکہ نابالغ وکم عقل اپنی ذات کی حفاظت پر قادر نہیں وہ اجتماعی نظم کو کیسے برقرار رکھ سکتا ہے۔
2. مسلمانوں کے معاملات، مسلمانوں کے ملک کی بھاگ دوڑ کے لیے قائد وسربراہ کے لیے مسلمان مرد ہونا بھی انتہائی ضروری اور اہم ہے کیونکہ کافر وغیر مسلم مسلمانوں کے معاملات کو سمجھنے اور غیر جانبدارانہ طریقے سے انجام دینے سے قاصر ہے۔ فقہاء کے نے کفر کو قیادت کے لیے نااہلیت قرار دیا ہے جبکہ عورت صنفی کمزوریوں، گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے قیادت کے لیے نااہل ہے۔
3. قائد وسربراہ کے لیے عالم ومتقی ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ جاہل وفاسق کو علمائے امت نے قرآن وسنت کی نصوص کی روشنی میں نااہل لوگوں میں شمار کیا ہے۔
4. قائد وسربراہ کا جسمانی وروحانی لحاظ سے مضبوط وطاقت ور ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ اس کے اوپر پوری قوم وملت، تنظیم وگروہ کی ذمہ داری ہوتی ہے اور یہ کمزور کے لیے مشکل ہے۔
5. قائد کے لیے احساس ذمہ داری کا حامل ہونا، رشوت وبدعنوانی سے محفوظ ہونا، احتساب کے ملکہ سے آراستہ ہونا اور عادل وحلیم ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ اوصاف ریاستی سالمیت، قومی خزانے کی حفاظت کے ضامن ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] البخاری،ابو عبداللہ محمد بن إسماعیل،الجامع المسند الصحیح المختصر من إمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وإیامہ = صحیح البخاری المحقق: محمد زہیر بن ناصر الناصر، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، باب من سئل علما وہو مشتغل فی حدیثہ، حدیث نمبر59

Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih al-Bukhari, Researcher: Muhammad Zuhair bin Nasir al-Nasser, Dar Tawq al-Najat, 1422 AH, Chapter of the Questions of the Scholars Who Are Engaged in Hadith, Hadith No. 59

[2] الملا الہروی القاری، علی بن (سلطان) محمد،إبو الحسن نور الدین (المتوفی: 1014ھ-)، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دار الفکر، بیروت - لبنان، 1422ھ-- 2002م، ج8، ص3429

Al-Mulla Al-Harwi al-Qari, Ali bin (Sultan) Muhammad, Abu al-Hasan Noor al-Din (died: 1014 AH), Marqaat al-Khayla Sharh Mishkaat al-Mashab, Dar al-Fikr, Beirut - Lebanon, 1422 AH - 2002 A.D., Vol. 8, p. 3429

[3] الخَیْرَبَیْتی، محمود بن إسماعیل (المتوفی: 843ھ)،الدرۃ الغراء فی نصیحۃ السلاطین والقضاۃ والأمراء، مکتبۃ نزار مصطفی الباز الریاض، باب شروط الامامۃ،ج1، ص118

Al-Khairbaiti, Mahmoud bin Ismail (died: 843 AH), Al-Dura al-Gharaa in the advice of sultans, judges and princes, Nizar Mustafa Al-Baz Library, Riyadh, chapter on the conditions of Imamate, Vol. 1, p. 118

[4] النساء،آیت: 5

Al-Nisa, Al Āyah: 5

[5] النووی،إبو زکریا محیی الدین یحیی بن شرف (المتوفی: 676ھ)، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، دار إحیاء التراث العربی - بیروت، 1392، ج12، ص229

Al-Nawawi, Abu Zakaria Muhyiddin Yahya bin Sharaf (died: 676 AH), al-Manhaj Sharh Sahih Muslim bin al-Hajjaj, Dar Ihya Al-Turath al-Arabi - Beirut, 1392, vol.12, p.229

[6] القشیری،إبو الحسن مسلم بن الحجاج (المتوفی: 261ھ)، صحیح المسلم،المحقق: محمد فؤاد عبد الباقی، دار إحیاء التراث العربی بیروت، کتاب الامارۃ ، باب وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع، حدیث نمبر1854

Al-Qashiri, Abu al-Hasan Muslim bin Al-Hajjaj (died: 261 AH), Sahih al-Muslim, Al-Muqhiq: Muhammad Fawad Abd al-Baqi, Dar Ihya Al-Tarath al-Arabi Beirut, Kitab Al-Imarat, Chapter Wajub Ankar Ali Al-Amra Fima Yakhalif Al-Shar'i, Hadith No. 1854

[7] صحیح البخاری، باب قول النبی ﷺ سَتَرَوْنَ بَعْدِی إُمُورًا تُنْكِرُونَهَا، حدیث نمبر7056

Sahih al-Bukhari, chapter of the saying of the Prophet, peace and blessings be upon him, you will see things later and you will hate them, hadith number 7056.

[8] صحیح البخاری ، کتاب الفتن، باب کتاب النبی ﷺ الی وباب الفتنۃ تموج کموج البحر، حدیث نمبر 4425 و7099، ج6، ص8 وج9، ص55، ۔ سنن الترمذی، ج4، ص97، حدیث نمبر 2262۔ سنن النسائی کتاب آداب القضا، باب النہی عن استعمال النسا فی الحکم، حدیث نمبر5388، ج8، ص227

Sahih al-Bukhari, Kitab al-Fitn, chapter Kitab al-Nabi sallallaahu 'alayhi wa sallam and chapter al-Fitna Tamuj Kamuj al-Bahr, hadith numbers 4425 and 7099, vol. 6, p. 8 and 9, p.

55. Sunan al-Tirmidhi, vol. 4, p. 97, hadith no. 2262. Al-Nisa Fi Al-Hikam, Hadith No. 5388, Volume 8, Page 227

[9] ابن الجوزی، جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (المتوفی: 597ھ)، کشف المشکل من حدیث الصحیحین، المحقق: علی حسین البواب، دار الوطن –الریاض، ج2، ص16

Ibn Al-Jawzi, Jamal al-Din Abu al-Fajr Abd al-Rahman bin Ali bin Muhammad (died: 597 AH), Kafsh al-Mushkil min Hadith al-Sahiheen, Al-Haqiq: Ali Hussain Al-Wawab, Dar Al-Watan - Riyadh, vol. 2, p. 16

[10] البغوی، محیی السنة، ابو محمد الحسین بن مسعود الشافعی (المتوفی: 516ھ)، شرح السنة، تحقیق: شعیب الأرنوط-محمد زہیر الشاویش، المکتب الاسلامی- دمشق، بیروت، 1403ھ- - 1983م، باب عقد البیعة والاستخلاف، ج10، ص77

Al-Baghwi, Muhiyy al-Sunnah, Abu Muhammad al-Hussein bin Masoud al-Shafi'i (died: 516 AH), Sharh al-Sunnah, research: Shuaib al-Arnaut-Muhammad Zuhair al-Shawish, Al-Maqub al-Islami - Damascus, Beirut, 1403 AH - 1983 AD, Chapter Iqd al-Bay'ah and Istkhilaf, vol. 10, p. 77

[11] ابن قدامة، ابو محمد موفق الدین عبد اللہ بن احمد الجماعیلی المقدسی (المتوفی: 620ھ)، المغنی لابن قدامة، مکتبة القاہرة، 1388ھ- - 1968م، باب یشترط فی القاضی ثلاثة شروط، ج10، ص36

Ibn Qudama, Abu Muhammad Moafaq al-Din Abd Allah bin Ahmed al-Muqamili al-Maqdisi (died: 620 AH), Al-Mughni Laban Qudamah, Cairo Library, 1388 AH - 1968 AD, Chapter Yishtarat fi al-Qadi, Three Conditions, Volume 10, p.36

[12] صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب مایکرہ من الحرص علی الامارة، حدیث نمبر الحدیث7149۔ صحیح مسلم، کتاب الامارہ، باب النہی عن طلب الامارہ والحرص علیہا، حدیث نمبر1733۔

Sahih Al-Bukhari, Kitab Al-Ahkam, Chapter Maikra Min Al-Khars Ali Al-Imara, Hadith No. 7149. Sahih Muslim, Kitab Al-Imara, Chapter An-Nahi An Talib Al-Amara and Al-Khars, Hadith No. 1733.

[13] صحیح مسلم، کتاب الامارہ، باب النہی عن طلب الامارہ والحرص علیہا، حدیث نمبر1826

Sahih Muslim, Kitab Al-Imara, Chapter An-Nahi on Talib Al-Imara and Al-Khars, Hadith No. 1826

[14] ایضا، حدیث نمبر1825

Also, Hadith No. 1825

[15] صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب حکم المرتد والمرتدہ واستتابتہم، حدیث نمبر6923۔ صحیح مسلم، کتاب الامارہ، باب النہی عن طلب الامارہ والحرص علیہا، حدیث نمبر1733۔ سنن ابی داود، باب الحکم فیمن ارتد، حدیث نمبر 4354

Sahih Al-Bukhari, Kitab Al-Ahkam, Chapter Ruling on the Muttah and the Muttadah and Istabithim, Hadith No. 6923. Sahih Muslim, Kitab Al-Imara, Chapter Al-Nahi on Talib Al-Imara and Al-Hirs, Hadith No. 1733. Sunan Abi Dawud, Chapter Al-Hikam Fiman Ardud, Hadith No. 4354

[16] صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب من لم یسئل الامارہ اعانہ اللہ علیہا، حدیث نمبر7146 ۔ صحیح مسلم، کتاب الامارہ، باب النہی عن طلب الامارہ والحرص علیہا، حدیث نمبر1652 ۔ سنن ابوداود، کتاب الاحکام، باب ماجاء عن طلب الامارة، حدیث نمبر2929۔ سنن الترمذی، باب ماجاء فی منحلف علی یمین، حدیث نمبر1529۔ سنن النسائی، کتاب الاحکام، باب النہی عن مسئلة الامارة، حدیث نمبر5384

Sahih Al-Bukhari, Kitab Al-Ahkam, Chapter Min Lam Yas'il Al-Amara, may God bless him and grant him peace, Hadith No. 7146. Sahih Muslim, Kitab Al-Amara, Chapter An-Nahi on

Talib Al-Amara and Greed, Hadith No. 1652. Sunan Abu Dawud, Kitab Al-Ahkam, Chapter Maja on Talab Al-Amara, Hadith No. 2929. . Sunan al-Tirmidhi, Chapter Maja fi Munhalaf Ali Yamin, Hadith No. 1529. Sunan al-Nasa'i, Kitab Al-Ahkam, Chapter An-Nahi on the Problem of the Emirate, Hadith No. 5384

[17] المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، ج11، ص116

Al-Manhaj Sharh Sahih Muslim Ibn Al-Hajjaj, vol. 11, p. 116

[18] الشوکانی، محمد بن علی الیمنی (المتوفی: 1250ھ)، نیل الأوطار، تحقیق: عصام الدین الصبابطی، دار الحدیث، مصر، 1413ھ - 1993م، ج8، ص295

Al-Shaukani, Muhammad bin Ali Al-Yamani (died: 1250 AH), Nil al-Awtar, Research: Issam al-Din al-Sabbati, Dar al-Hadith, Egypt, 1413 AH - 1993 AD, vol.8, p.295

[19] ابن بطال، ابو الحسن علی بن خلف بن عبد الملک (المتوفی: 449ھ)، شرح صحیح البخاری لابن بطال، تحقیق: ابو تمیم یاسر بن إبراہیم، مکتبۃ الرشد - السعودیۃ، الریاض، 1423ھ - 2003م، ج8، ص218

Ibn Battal, Abu al-Hasan Ali ibn Khalaf ibn Abdul Malik (died: 449 AH), Sharh Sahih al-Bukhari by Ibn Battal, research: Abu Tamim Yasir ibn Ibrahim, Al-Rashid Library - Saudi Arabia, Riyadh, 1423 AH - 2003 AD, vol.8, p.218

[20] مفتی تقی عثمانی، اسلام اور سیاسی نظریات، مکتبہ معارف القرآن کراچی، 2012، ص200

Mufti Taqi Usmani, Islam and Political Ideas, Ma'rif Al-Qur'an School, Karachi, 2012, p. 200

[21] صحیح مسلم، باب خیار الناس، حدیث نمبر 2526

Sahih Muslim, Chapter Khiyar al-Nas, Hadith No. 2526

[22] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبتہ، حدیث نمبر 1829۔ سنن ابو داود، کتاب الاحکام، باب مایلزم الامام من حق الرعیۃ، حدیث نمبر 2928۔ سنن الترمذی، ابواب الاحکام، باب ماجاء فی الامام، حدیث نمبر 1705

Sahih Muslim, Kitab Al-Imarat, Chapter Virtue of Imam Al-Adil and Aqubatah, Hadith No. 1829. Sunan Abu Dawud, Kitab Al-Ahkam, Chapter Mayalism of the Imam Min Haq Al-Raiyyah, Hadith No. 2928. Sunan al-Tirmidhi, Chapters of Al-Ahkam, Chapter Maja fi Imam, Hadith No. 1705.

[23] معالم السنن، کتاب الامارۃ والفئ والخراج، باب ومن باب الضریر یولی، ج3، ص2۔

Maalim al-Sunan, Kitab al-Imarat wal-fi and al-Kharaj, chapter and chapter of al-Dharir Yuli, vol. 3, p. 2.

[24] بدر الدین العینی، ابو محمد محمود بن احمد الغیتابی الحنفی (المتوفی: 855ھ)، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، دار إحیاء التراث العربی – بیروت، ج24، ص221

Badr al-Din al-Aini, Abu Muhammad Mahmud bin Ahmad al-Ghaitabi al-Hanafi (died: 855 AH), Umada al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Dar Ihyaya al-Trath al-Arabi - Beirut, Vol. 24, p. 221

[25] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ الجائر، حدیث نمبر 1827-18

Sahih Muslim, Kitab al-Imarat, Chapter Virtue of Imam al-Adil and Punishment of Al-Jeez, Hadith No. 1827-18

[26] الجرجانی، علی بن محمد بن علی الزین الشریف (المتوفی: 816ھ)، کتاب التعریفات، دار الکتب العلمیۃ بیروت – لبنان، 1983م، ج1، ص147

Al-Jarjani, Ali bin Muhammad bin Ali Al-Zain al-Sharif (died: 816 AH), Kitab Al-Tafzat, Dar Al-Kutub Al-Elamiya, Beirut-Lebanon, 1983, vol.1, p.147

[27] المناوی، زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین (المتوفی: 1031ھ-)، التوقیف علی مہمات التعاریف، عالم الکتب 38 عبد الخالق ثروت-القاہرۃ، 1410ھ--1990م، ج1، ص237

Al-Manawi, Zain al-Din Muhammad al-Madaw Baab al-Rauf ibn Taj al-Arifeen (died: 1031 AH), Al-Tawqif ali Mehmat al-Tarif, Scholar of Books 38 Abd al-Khaliq Sarwat-Cairo, 1410 AH-1990 AD, vol.1, p.237

[28] المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامیر العادل وعقوبۃ الجائر، ج12، ص211

Al-Manhaj Sharh Sahih Muslim Ibn Al-Hajjaj, Kitab Al-Imarat, Chapter Virtue of Amir Al-Adil and Punishment of Al-Jayir, Vol. 12, p. 211

[29] القسطلانی، ابو العباس، شہاب الدین احمد بن محمد (المتوفی: 923ھ)، ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، المطبعۃ الکبری الأمیریۃ، مصر، 1323 ھ، ج2، ص32۔

Al-Qastlani, Abu al-Abbas, Shahab al-Din Ahmad bin Muhammad (died: 923 AH), Irshad al-Sari for Sharh Sahih al-Bukhari, Al-Mutaba Al-Kubra Al-Amiriyya, Egypt, 1323 AH, vol.2, p.32.

[30] الخَیرَبَیتی، محمود بن إسماعیل (المتوفی: 843ھ)، الدرۃ الغراء فی نصیحۃ السلاطین والقضاۃ والأمراء، مکتبۃ نزار مصطفی الباز-، ج1، ص125

Al-Khairbaiti, Mahmoud bin Ismail (died: 843 AH), Al-Durrah al-Gharaa in the advice of sultans, judges and princes, Nizar Mustafa Al-Baz Library - Vol. 1, p. 125

[31] صحیح مسلم: باب 19، حدیث نمبر1428

Sahih Muslim: Chapter 19, Hadith No. 1428

[32] الکحلانی، ابو ابراہیم عزالدین محمد بن إسماعیل الحسنی، الصنعانی (المتوفی: 1182ھ-) سبل السلام، دار الحدیث، ج2، ص667

Al-Kahlani, Abu Ibrahim Izz al-Din Muhammad bin Ismail al-Hasani, Al-Sanaani (died: 1182 AH), Sabal-e-Salam, Dar al-Hadith, vol. 2, p. 667

[33] الشیزری، ابو النجیب جلال الدین عبد الرحمٰن بن نصر العدوی الشافعی (المتوفی: نحو590ھ-)، المنہج المسلوک فی سیاسۃ الملوک، المحقق: علی عبد اللہ الموسی،: مکتبۃ المنار–الزرقاء، ج1، ص281

Al-Shaizari, Abu al-Najib Jalal al-Din Abd al-Rahman bin Nasr al-Adwi al-Shafi'i (died: 590 AH), Al-Manhaj al-Masluq fi Siyya al-Muluk, Al-Haqiq: Ali Abdullah al-Musa,: Al-Manar Library – Zarqa, Vol. 1, p. 281

[34] صحیح البخاری، باب الرفق فی الامر کلہ، حدیث نمبر6024۔ سنن الترمذی، باب ماجاء فی التسلیم علی اہل الذمۃ، حدیث نمبر2701

Sahih Al-Bukhari, Chapter al-Rifaq fi al-Amr Kallah, Hadith No. 6024. Sunan al-Tirmidhi, Chapter Maja fi Taslim Ali Ahl al-Dhamma, Hadith No. 2701.

[35] ابو داود الطیالسی، سلیمان بن داود بن الجارود البصری (المتوفی: 204ھ-)، مسند ابی داود الطیالسی، المحقق: الدکتور محمد بن عبد المحسن الترکی، دار ہجر–مصر، 1419ھ-- 1999م، باب شریح عن عائشہ، حدیث نمبر1619، ج3، ص110۔

Abu Dawood al-Tyalasi, Sulaiman bin Dawood bin Al-Jarod al-Basri (died: 204 AH), Musnad Abi Dawood al-Tyalasi, al-Haqiq: Dr. Muhammad bin Abd al-Mossin Al-Turki, Dar Hijr - Egypt, 1419 AH - 1999 AD, Chapter Shareeh on Aisha, Hadith No. 1619, J3, p. 110.

[36] الشیبانی، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل (المتوفی: 241ھ)، مسند الامام احمد بن حنبل، المحقق: احمد محمد شاکر، دار الحدیث–القاہرۃ، 1416ھ - 1995، باب من حدیث جریر بن عبد اللہ عن النبی ﷺ، حدیث نمبر19208، ج31، ص543

Al-Shaybani, Abu Abdullah Ahmad ibn Muhammad ibn Hanbal (died: 241 AH), Musnad al-Imam Ahmad ibn Hanbal, Al-Haqiq: Ahmed Muhammad Shakir, Dar al-Hadith – Cairo, 1416 AH - 1995, chapter from the hadith of Jarir bin Abdullah on the Prophet, peace be upon him, hadith number 19208, vol.31, p.543

[37] صحیح مسلم، حدیث نمبر2142، ج3، ص1460

Sahih Muslim, Hadith No. 2142, Vol. 3, p. 1460

[38] المناوی، زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین الحدادی القاہری (المتوفی: 1031ھ)، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، المکتبۃ التجاریۃ الکبری- مصر، 1356، ج5، ص488

Al-Manawi, Zayn al-Din Muhammad al-Madaw Baab al-Rauf bin Taj al-Arifin al-Hadadi al-Qahiri (died: 1031 AH), Faiz al-Qadir Sharh al-Jami al-Saghir, Al-Maqabah al-Thairah al-Kubara - Misr, 1356, vol.5, p.488

[39] الصنہاجی، عبد الحمید محمد بن بادیس (المتوفی: 1359ھ)، مجالس التذکیر من حدیث البشیر النذیر، مطبوعات وزارۃ الشؤون الدینیۃ، 1403ھ - 1983م، ج1، ص119

Al-Sinhaji, Abd al-Hamid Muhammad bin Badis (died: 1359 AH), Majlis al-Taqir min Hadith al-Bashir al-Nazir, Publications of the Ministry of Religious Affairs, 1403 AH - 1983 AD, Vol. 1, p. 119

[40] ابو البقاء الحنفی، ایوب بن موسی الحسینی القریمی الکفوی، (المتوفی: 1094ھ)، الکلیات معجم فی المصطلحات والفروق اللغویۃ، المحقق: عدنان درویش - محمد المصری ، مؤسسۃ الرسالۃ–بیروت، ج1، ص176۔

Abu Al-Barqat al-Hanafi, Ayyub bin Musa al-Hussaini Al-Quraimi Al-Kafwi, (died: 1094 AH), Al-Kuliyat Mu'jam fi al-Ir-Tirmidhoun al-Farooq al-Laghuyya, Al-Haqiq: Adnan Darwish - Muhammad Al-Masri, Al-Risalah Institute – Beirut, vol. 1, p. 176.

[41] صحیح البخاری، باب علامۃ المنافق، حدیث نمبر33۔ سنن ابوداود، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصہ، حدیث نمبر4688

Sahih Al-Bukhari, Chapter Allama Al-Munafiq, Hadith No. 33. Sunan Abu Dawud, Chapter Al-Dalil Ali Ziyad al-Iman wa Faqaza, Hadith No. 4688.

[42] صحیح مسلم، حدیث نمبر2142

Sahih Muslim, Hadith No. 2142

[43] محمد الأمین بن عبد اللہ الأرمی العَلَوی الہَرَری الشافعی، الکوکب الوہاج شرح صحیح مسلم (المسمّی: الکوکب الوہّاج والرّوض البہّاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج)، دار المنہاج - دار طوق النجاۃ، 1430ھ - 2009م، ج4، ص22

Muhammad al-Amin bin Abd Allah al-Urami al-Alawi al-Harari al-Shafi'i, al-Kookb al-Wahhaj Sharh Sahih Muslim (named: Al-Kookb al-Wahaj wa al-Rawdu al-Bahaj fi Sharh Sahih Muslim bin al-Hajjaj), Dar al-Manhaj - Dar Taq al-Najat, 1430 AH - 2009 AD, vol.4, p.22

[44] ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر الکَسّی ویقال لہ: الکَشّی بالفتح والإعجام (المتوفی: 249ھ)، المنتخب من مسند عبد بن حمید، المحقق: صبحی البدری السامرائی, محمود محمد خلیل الصعیدی، مکتبۃ السنۃ - القاہرۃ، 1408 – 1988، ج1، ص119، حدیث286

Abu Muhammad Abdul Hameed bin Hameed bin Nasr al-Kassi and it was said to him: Al-Kashi with victory and victory (died: 249 AH), selected from the Musnad of Abd bin Hameed, Al-Muhaqiq: Sobhi al-Badri al-Samarai, Mahmoud Muhammad Khalil al-Saeedi, Library of the Sunnah - Cairo, 1408-1988, vol. P. 119, Hadith 286

[45] سنن الترمذی، باب ماجاء فی امام الرعیۃ، حدیث1332

Sunan Al-Tirmidhi, Chapter Maja' on Imam al-Ra'iyyah, Hadith 1332

[46] ابو یوسف یعقوب بن إبراہیم بن حبیب بن سعد بن حبتۃ الانصاری (المتوفی: 182ھ-) ،کتاب الخراج ، المکتبۃ الأزہریۃ للتراث ، تحقیق: طہ عبد الرءوف سعد، سعد حسن محمد، ج1، ص119

Abu Yusuf Yaqoob bin Ibrahim bin Habib bin Saad bin Habta Al-Ansari (died: 182 AH), Kitab al-Kharaj, Al-Azhariya Library for Heritage, research: Taha Abdul Rauf Saad, Saad Hassan Muhammad, Vol. 1, p. 119

[47] صحیح المسلم، کتاب الامارۃ، باب الامر بالوفا ببیعۃ الخلفا، حدیث نمبر1844،،46۔ سنن ابن ماجہ ، باب مایکون من الفتن ، حدیث نمبر 3956۔ سنن النسائی، باب ذکر ما علی من بایع الامام، حدیث نمبر4191

Sahih al-Muslim, Kitab al-Imarat, Chapter Al-Amr Balufa Babi' al-Khalifa, Hadith No. 1844, 46. Sunan Ibn Majah, Chapter Ma Yakun Min Al-Fattan, Hadith No. 3956. Sunan Al-Nasa'i, Chapter Zikr Ma'ali Min Bai' Al-Imam, Hadith No. 4191

[48] الماوردی، إبوالحسن علی بن محمد البصری البغدادی (المتوفی: 450ھ)، الأحکام السلطانیۃ، دار الحدیث –القاہرۃ، ج1، ص349

Al-Mawardi, Abu al-Hasan Ali ibn Muhammad al-Basri al-Baghdadi (died: 450 AH), Al-Ahkam al-Sultaniyya, Dar al-Hadith – Cairo, vol.1, p.349

[49] صحیح البخاری، باب حدیث الغار، حدیث 3475

Sahih Al-Bukhari, Chapter Hadith Al-Ghar, Hadith 3475

[50] سنن ابن ماجہ ، باب التغلیظ فی الحیف والرشوۃ، حدیث نمبر2313۔

Sunan Ibn Majah, Chapter Al-Tughleez Fi Al-Haif and Brishwa, Hadith No. 2313.

[51] صحیح البخاری، باب کیف کانت یمین النبی ﷺ ،حدیث نمبر6636۔ صحیح مسلم، حدیث1832

Sahih al-Bukhari, chapter Kaif Kant Yamin al-Nabi, hadith number 6636. Sahih Muslim, hadith 1832.

[52] مسند الإمام إحمد بن حنبل، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر21، ج1، ص202۔

Musnad of Imam Ahmad bin Hanbal, Musnad of Abi Bakr al-Sadiq (RA), Hadith No. 21, Vol. 1, p. 202.

[53] صحیح مسلم ، باب فی الامام اذا امر بالتقویٰ وعدل، حدیث نمبر 1841،،43۔ ابوداود ، باب فی الامام یستجن بہ فی العہود، حدیث نمبر2757۔ سنن النسائی،، باب مایجب للامام ومایجب علیہ، حدیث نمبر4196

Sahih Muslim, Chapter Fi-i-Imam If Commanded by Piety and Justice, Hadith No. 1841, 43. Abu Dawud, Chapter Fi-i-Imam-Yastjin Bah-fi-i-Al-Ahud, Hadith No. 2757. Sunan Al-Nasa'i, Chapter Mayijb for the Imam and Mayijib Alaihi, Hadith No. 4196

[54] موسوعۃ کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، ج1، ص501

Al-Kashf Encyclopedia of Al-Funun and Uloom, Vol. 1, p. 501

[55] کتاب التعریفات، ج1، ص65

Kitab Al-Taffat, Vol. 1, p. 65

[56] کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث نمبر44256، ج16، ص225

Kunz al-Umal fi Sunan al-Aqwal al-Aqqal, Hadith No. 44256, Vol. 16, p. 225

[57] مآثر الإنافۃ فی معالم الخلافۃ، ج1، ص36۔

Ma'seer Al-Inafa fi Maalim Khilafah, Vol. 1, p. 36.

[58] صحیح مسلم، باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز، حدیث2664۔ سنن ابن ماجہ ، باب فی القدر، حدیث 79

Sahih Muslim, Chapter Fi Al-Amr Bal-Quwat and Turk-ul-Ijaz, Hadith 2664. Sunan Ibn Majah, Chapter Fi-Al-Qadr, Hadith 79.

[59] صحیح مسلم ، باب فی الامام اذا امر بالتقویٰ وعدل، حدیث نمبر 1841،،43۔ ابوداود ، باب فی الامام یستجن بہ فی العہود، حدیث نمبر 2757۔ سنن النسائی، باب مایجب للامام ومایجب علیہ ، حدیث نمبر 4196

Sahih Muslim, Chapter Fi-i-Imam If Commanded by Piety and Justice, Hadith No. 1841, 43. Abu Dawud, Chapter Fi-i-Imam-Yastjin Bah-fi-i-Al-Ahud, Hadith No. 2757. Sunan Al-Nasa'i, Chapter Mayijb for the Imam and Mayijib Alaihi, Hadith No. 4196

[60] المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، ج16، ص215

Al-Manhaj Sharh Sahih Muslim Ibn Al-Hajjaj, vol. 16, p. 215

[61] ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن التمیمی (المتوفی: 1423ھ)، توضیحُ الأحکَامِ مِن بُلوُغ المَرَام، مکتَبة الأسدی، مکّة المکرّمة، 1423ھ-- 2003م باب الترغیب فی مکارم الاخلاق، ج7، ص492۔

Abu Abd al-Rahman Abd Allah bin Abd al-Rahman al-Tamimi (died: 1423 AH), Tawzih al-Ahkam from Bulugh al-Maram, Maktabah Al-Asadi, Makkah al-Mukarrama, 1423 AH - 2003 AD, Chapter Al-Turghaib fi Makaram al-Akhlaq, Vol. 7, p. 492.